UNIVERSAL LIBRARY

OU_222058

UNIVERSAL LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صانع حقیقی نے اس رنگا رنگ عالم میں کچھ ایسی نیرنگیاں رکھی ہیں کہ قلوب انسانی ان کی جانب مقناطیسی کشش کی طرح کھچے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اس عالم فانی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا کو بے ثبات کہتے ہیں اور اصلی خوبیوں کے متلاشی رہتے ہیں۔ قدرتی طور پر ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ خوبیاں ہیں کیا چیز اور ملتی کہاں سے ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ یہ باتیں دین متین کی سچی پیروی کرنے، اخلاق کا اچھا نمونہ بن کر دکھانے اور اپنے اوپر تکلیف برداشت کرکے خلق اللہ کی بہتری کی کوشش کرنے سے حاصل ہوتی ہیں اور انکا بہترین مرجع حضرت رسالت پناہی اور آنحضرت کی عترت ہیں۔

اس میں کلام نہیں کہ تمام ادیان و ملل میں خوبیاں موجود ہیں۔ مگر انپر عمل کرنیوالے اور انکی حقیقت کو پہچاننے والے بہت کم لوگ

ہوتے ہیں۔ انسان کا سب سے پہلا فرض اپنے پروردگار کو پہچاننا ہے اور یہ بات جب ہی حاصل ہوتی ہے کہ وہ خود اپنے نفس کو پہچان لے۔ اسکے بعد رسالت، خلافت الٰہی یا امامت کو پہچاننا اسکے لئے کچھ زیادہ وقت طلب نہیں، مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امامت یا خلافت الٰہی اور رسالت خداشناسی کی سیڑھیاں ہیں۔ جن لوگوں کے خیالات نہایت ارفع و اعلیٰ ہوتے ہیں وہ اپنے لئے دنیاوی فایدوں کے درپے نہیں ہوتے بلکہ روحانی مدارج کی ترقی کی کوشش کرتے ہیں اُنکی طلب صادق بہت سی ناممکن باتوں کو ممکن کر دکھاتی ہے اور دنیاوی فائدے تو اُنہیں بطور لوازم کے مل رہتے ہیں۔

مذہب صرف روحانی اصلاح اور آخری نجات ہی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ اس کی غایت ایک یہ بھی ہے کہ معاشرت معراج کمال کو پہنچ جائے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاح معاشرت روحانی ترقی کا پہلا زینہ ہے اور پاکیزگی، خوش اخلاقی، ہمدردی، خیرخواہی اور بلند خیالی اچھی معاشرت کے ماحصل اور روح کو چمکانیوالے جوہر ہیں، اور بغیر ان چیزوں کے اگر انسان کا وہاں تک پہنچنا غیر ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا گناہ ہے کہ دنیا میں ہماری ذات سے گندگی بڑھے۔ بُرے اخلاق کا نمونہ قایم ہو یا اس طرح کی اور برائیاں ترقی کریں۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ اخلاقی و روحانی دونوں کی ترقیوں کے

پنج انبیا و رسل ہیں۔ اسی طرح صفحہ روزگار پر کم و بیش تیس کروڑ نفوس نے ہمارے سرکار جناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کر لیا ہے۔ غرض ان انبیا کی مثال کسانوں سے بہت کچھ مطابقت رکھتی ہے۔ جس طرح پہلے کسان زمین کو دیکھتا ہے کہ کون سی زمین کس چیز کے بونے کے لایق ہے اس میں کتنا بونا چاہیے۔ اور کس جنس اور کس زمین کے لیئے کون سی فصل مناسب ہوگی اسی طرح انبیا ان باتوں کا اندازہ کرتے ہیں پھر جس طرح کسان تخم ریزی کرتا ہے اسی طرح انبیا نصیحتوں کے بیج پھیلاتے ہیں۔ انبیا کی جو نصیحتیں کانوں تک پہنچکر رہجاتی ہیں انکی مثال اُن بیجوں سے دیجا سکتی ہے جنہیں چڑیاں چگ گئی ہوں۔ جو دانے پتھر کے اوپر کی نمناک مٹی پر گر کر اُگ گئے ہیں اور جن کی جڑیں پتھر پر پہنچکر سوکھ جاتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جنہیں کسی شخص نے جی لگا کر توسنا اور اچھا بھی جانا اور ان پر کسی قدر عمل بھی کیا لیکن اُسکے دل کی سختی سے وہ درخت پھل پھول نہ لاسکا اور مرجھا کر رہگیا۔ جو بیج اُگنے اور پھیلنے کو ہوئے مگر دوسرے خاردار درختوں کے نیچے پڑکر سر نہ اُٹھا سکے یہ وہ نصیحتیں ہیں جن کو سننے والے نے گرہ میں باندھ رکھا اور عقل سے انہیں سمجھا بھی مگر جب اُن پر عمل کرنیکا وقت آیا تو نفسانی خواہشوں نے انکو دبا دیا۔ لیکن جو دانے پاک و صاف زمین پر پہنچے اور ہر طرح کے حوادث نفسانی و شہوانی سے محفوظ رہکر پھلے پھولے

اور پروان چڑھے۔ وہ ایسی نصیحتیں ہیں جنکو بینائی نے دیکھا دانائی نے سمجھا، کانوں نے قبول کیا اور دل نے محفوظ رکھا۔ یہ بات جبھی ممکن ہوتی ہے کہ دل کی زمین اُنکے لایق بنائی جائے اور نفس کو بُرائیوں سے پاک وصاف کر لیا ہو۔

ہمارے سرکار نے جس زمین کو منتخب فرمایا وہ ایسی سنگلاخ تھی کہ جس میں آبیاری کرنا آپ ہی کا کام تھا۔ آپ نے احکام خداوندی کی اشاعت فرمائی بہت سے لوگوں نے اس کان سُنا اُس کان اُڑا دیا۔ اکثر نے اچھا تو جانا مگر اسلام کو دور ہی سے سلام کیا، چند لوگوں نے سمجھا تو سہی مگر آپ کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ مگر بعض بندگان خدا نے آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل فرمائی، ولہٰذا اجرہا عظیم

ابتداے اسلام میں جن لوگوں نے اس پاک مذہب کا حلقہ اپنے گلے میں ڈالا تھا ان میں اکثر حضرات ایسے تھے جو ظاہر میں تو شریعت اسلام کی پابندی کرتے تھے اور حضرت رسولؐ کریم کے احکام کو سنتے بھی تھے مگر دل سے اُنکی قدر نہیں کرتے تھے۔ اُن کے نزدیک یہی کافی تھا کہ کتاب الٰہی کا اقرار کر لیا جاسے۔ علم وعمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہ کیفیت آنحضرت کے حین وحیات ہی تک قایم نہیں رہی بلکہ آپکے بعد جو جو رخنہ اندازیاں ہوئیں اُنکا اب تک یہ اثر چلا آتا ہے کہ ہم اسلام کو پارہ پارہ دیکھ رہے ہیں۔ سُنی۔ شیعہ۔ مقلد، غیر مقلد اور خدا معلوم کون کون ایسے فرقے ہیں جو اپنی اپنی

داستان الگ الگ سنا رہے ہیں۔ اگر اسی پر اکتفا کیا جائے اور ہر شخص اعمال صالحہ اختیار کرلے تو بھی اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا مگر افسوس! ہمیں ایک دوسرے کی تکفیر سے فرصت کہاں۔

خیر! یہ تو ایک ضمنی بات تھی، اب یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آنحضرت کے اہل بیت میں سب اور اصحاب میں چند نفوس قدسیہ ایسے بھی تھے جو احکام اسلام کی پوری پوری تعمیل فرماتے تھے۔ ان کا یقین تھا کہ بعثت نبوی سے پہلے دنیا میں بہت سی خرابیاں تھیں جنہیں شریعت اسلام نے دور کردیا اور فی الواقع ہماری تمام خوبیوں کے بانی حضرت محمد (صلعم) ہی تھے۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے آپ کی ذات منبع کمالات سے زیادہ فائدہ اٹھایا اور اپنی طلب صادق کے باعث اوج کمال پر خود ہی نہیں پہنچ گئے بلکہ اپنی نسل میں ایسے لوگ چھوڑ گئے جن پر اسلام کو فخر و ناز ہے

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جن کے دیوان معلی کا ترجمہ کسی قدر خلاصہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے، ایک ایسے بزرگ تھے جنہوں نے آفتاب رسالت سے پورا اکتساب فرمایا

ہم حضرات شیعہ کی طرح حجت اللہ اور وصی رسول تسلیم کریں، یا حضرات اہل سنت کی مانند خلیفہ چہارم مانیں، یا حضرات صوفیائے کرام کے مثل اپنا سلسلہ روحانی آنجناب تک پہنچائیں مگر ہر حالت میں ہمیں یہ تو ضرور مان لینا پڑے گا کہ آپ کی ذات ستودہ صفات

نے اسلام کی خدمت میں تن من، دھن غرض ہر طرح سے کی اور
اشاعت اسلام میں آپ حضرت رسول اللہ کے دہنے بازو رہے۔
یہاں میں آپکا ایک فرمان عالی لکھنا چاہتا ہوں جس سے ہمارے
برادران دینی کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ خداشناسی کے لئے
(جو اسلام کا جزو اعظم ہے) انسان کو کس چیز کی ضرورت ہے،
اور وہ یہ ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنی "جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا"
پس ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ دوسروں کی اصلاح سے پہلے
خود اپنی اصلاح کریں اور جو اپنے قریب تر ہوں اُنکی صلاح و فلاح اپنے
اوپر فرض جانیں۔ جب ہمارے نیک خیالات اور نیک ارادے عملی
صورت میں جلوہ آرا ہوں گے۔ اسوقت ضرور کہا جائیگا کہ ہم نے
خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کی پوری قابلیت حاصل کر لی ہے جہاں تک
ممکن ہو ہم بلند خیالی اور علو ہمتی کو (جو پیروان اسلام کا خاص شعار
ہے) کام میں لاکر خود غرضی سے باز رہیں اور ایثار نفس اختیار کر کے
نیک کاموں میں مصروف ہوں تاکہ ہمارے برحق مذہب کی خوبیاں
لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائیں، ورنہ تعصب اور دل پسند باتیں اختیار
کرنیسے ہم اپنے اور اسلام کے لئے کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے؟
میں اپنی اس کتاب کے ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ

آپ جب اس کو ختم کرلیں تو میرے مرحوم والد جناب قبلہ مولانا سید امجد علی صاحب اشہری (اعلی اللہ مقامہ) کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور اس ذریعہ سے حضرت مرحوم کے ۴۸ سالہ علمی خدمات کا بدلہ دیں۔

آخر میں میں یہ عرض کرنیکی جرأت کرتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت میں اس رقم کا ایک حصہ صرف ہوا ہے جو میرے محترم بزرگ اور محسن سرپرست عالی جناب مولوی سید علی حسن خان بہادر مدار المہام ریاست سے حضرت مرحوم کی علالت کا حال سنکر حضور فخر الدولہ نواب افتخار علی خان بہادر صولت جنگ والی ریاست جاورہ نے مجھے مرحمت فرمائی تھی اور جسے بعد وفات میں نے اس کام کے لئے امانتاً رکھ چھوڑا تھا۔

میں آنریبل مولوی سید کرامت حسین صاحب رکن عدالت العالیہ صوبہ متحدہ کا ممنون ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت کے متعلق اپنے قیمتی مشورہ سے میری رہنمائی فرمائی۔

بنارس۔ شب ۱۵۔ فروری ۱۹۱۱ء

سید منظر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورت میں سب آدمی یکساں ہیں۔ کیونکہ ان سب کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں۔ بزرگی صرف علم والوں کے لئے ہے۔ کیونکہ خود راہ راست پر ہیں اور طالبان ہدایت کے رہنما ہیں۔

حصول علم کے لئے آمادہ ہو اور اُس کے بدلے کی خواہش نہ کر۔ کیونکہ بے علم لوگ مردہ ہیں اور اہل علم زندہ۔

جاہلوں کا ہم صحبت نہو۔ اُن سے دور رہ اور انکو دور رکھ۔ کیونکہ جب جاہلوں سے میل پیدا کیا گیا تو انھوں نے عقلمندوں کو ہلاک کر ڈالا۔

انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے اور ہر چیز کو دوسری چیز سے اندازہ اور مشابہت ہے

وہ خدا مجھے جلد بے پروا کر دے گا جس نے لوگوں کو مجھ سے

بے پرواہ کیا! کیونکہ نہ محتاجی ہمیشہ رہتی ہے اور نہ دولتمندی۔ اور ہرگز کسی نعمت کو دوام نہیں - اسی طرح سختی ہے کہ اسے بھی بقا نہیں اور جو دوستی خدا کے لئے ہے پاک ہے اور جس دوستی میں بدکرداری شامل ہوتی ہے وہ صاف نہیں ہوتی۔

جب میں کسی دوست میں بیوفائی دیکھتا ہوں تو اپنی بزرگی اور حیا کی وجہ سے درگزر کرتا ہوں۔

ہر ایک زخم کے لئے ایک دوا ہے مگر بدخلقی کی کوئی دوا نہیں۔

جب تک لوگ مجھے دیکھتے ہیں مجھ سے محبت کرتے ہیں" اور جبتک ملاقات رہتی ہے دوستی باقی رہتی ہے۔

اگر تو شکار کا ارادہ کرے تو ہفتہ کا دن اچھا ہے۔ اور اتوار کا دن تعمیر مکان کے لئے بہتر ہے! کیونکہ آج کے دن خداوند تعالے نے آسمانوں کے بنانے کی ابتدار کی۔

پیر کا دن سفر کے لئے مناسب ہے! تاکہ حاجت برآری اور دولتمندی کے ساتھ تجھے فتح نصیب ہو۔

پچھنے لگانا منگل کے دن خوب ہے! کیونکہ اس کی بعض گھڑیوں میں خون جاری ہونے کا اثر ہے۔

استعمال دوا کے لئے بدھ کا دن اچھا ہے۔ اور جمعرات حاجت برآنیکے لئے بہتر ہے۔ آج کے دن اللہ تعالے نے

دعا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور
جمعہ کا روز بیاہ شادی کے لئے اور مردوں کو اپنی بیبیوں سے لذت حاصل کرنیکے لئے خوب ہے۔

اے حسین! جب تو کسی شہر میں غریب الوطن ہو تو وہاں کے آداب کے موافق معاشرت کر۔ اور
اُن لوگوں کے درمیان عقلمندی پر فخر نہ کر! کیونکہ ہر قبیلے میں عقلمند ہوتے ہیں

مصیبتوں کے وقت صبر کر! تاکہ صبر جمیل سے تیرا انجام بخیر ہو۔ اور
ہر مجمع میں بُردبار رہ! کیونکہ بُردباری اچھا دوست اور مصاحب ہے۔
دوست سے جو وعدہ کیا ہو اُس کا خیال رکھ اور (اس کی) رعایت کر! تاکہ تجھے لطف صحبت حاصل ہو۔ اور
خداوند کریم کی ہر نعمت کا شکر ادا کر! تاکہ وہ تجھے اُن نعمتوں پر جزائے خیر دے۔ اور مرد کے لئے وہی مرتبہ ہے جسے وہ (خود) اپنے لئے قرار دے پس تو باعتبار صفائے نفس (اور اخلاق حسنہ کے) بلند مرتبہ کا طالب ہو۔ اور حلال روزی طلب کر! تاکہ تیری روزی ہر طرف سے دوچند کی جائے۔ اور آبرو کو برباد نہ کر اور اُس کی حفاظت کر! اور کمینوں سے بخشش و عطا کی خواہش مت کر۔ اور
جب تیرا دوست سچی نیکی سے تیرے پاس آئے تو اُس کا حق واجب

جان! جو تیرے اوپر واجب ہے اور
ماں باپ کا محافظ اور مددگار رہ، اور اپنے پرہیزگار ہمسایہ اور رشتہ داروں کا۔

میں تجھ پر فدا! علم حاصل کر اور ادب سیکھ! .... طلب علم کو نیک جان اور حسین جوان مرد کے اجداد صاحب کرم ہیں اُنکی نیکی خداوند کریم کے لئے ہے۔ اے خوشا وہ صاحب کرم کہ ہو اُسکے لئے (شرف) نسب!
مردی کا کمال اس میں ہے کہ انسان میں استقلال ہو اور باوجود غصہ کے ایفائے عہد اور ہمسایہ کی نگہبانی کا خیال رکھتا ہو۔

اسباب راحت کی تلاش رسوائی کے ذریعہ سے نہ کر۔ اور طلب خسیس سے اپنے نفس کو بچا۔ اور
جب محتاج ہو تو اپنی محتاجی کی دوا دوسروں پر اپنی بے پروائی ظاہر کرکے کر۔

جب دنیا تجھپر سخاوت کرے تو اپنے مال میں سے تمام لوگوں پر سخاوت کر! کیونکہ دنیا چلتی پھرتی چھاؤں سے زیادہ نہیں۔
اقبال مندی کے وقت سخاوت سے مال دنیا فنا نہیں ہوتا اور ادبار کی حالت میں بخل اُسے باقی نہیں رکھتا۔

انسان کی عقل کو اُسکی کم مائگی ذلیل کرتی ہے اور باوجود اُسکے باعقل

ہو نیکے تو یں اُسے بیوقوف بناتی ہیں۔

خوبصورتی تزئین لباس سے (حاصل) نہیں ہوتی بلکہ (اصل) خوبصورتی علم وادب کی خوبصورتی ہے۔

یتیم وہ نہیں جس کا باپ مرجائے بلکہ وہ (شخص) یتیم ہے جس کے نہ عقل ہو اور نہ حسب

تو خواہ کسی کا بیٹا ہو مگر ادب حاصل کر کیونکہ ادب کی خوبیاں تجھے نسب سے بے پرواہ کردیں گی۔ حسب ونسب والیکو نسبت پدری بغیر شستہ زبان اور ادب کے بے پروا نہیں کرتی۔ وہی جوانمرد ہے جو کہتا ہے میں ایسا ہوں (اور) وہ (ہرگز) جوانمرد نہیں جو کہتا ہے میرا باپ ایسا تھا

اگر تیرا کلام چاندی ہے تو خاموشی اکسیر ہے۔

اپنے بھائی کے عیبوں پر پردہ ڈال اور اُس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھ اور بیوقوف کے ظلم پر صبر کر اور تھوڑی مدت کے لئے اُس کے دشوار کاموں پر (بھی) اور

بڑا بول مت بول اور ظالم کو خدا کے حوالے کر

اگر تو کسی کا دشمن بنا چاہتا ہے تو متواتر ملاقات کر اور اگر دوستی بڑھانا

چاہتا ہے تو ایک بیچ ل۔
انسان کی مصاحبت ایک بار اچھی ہے اور اگر لوگوں نے اس میں زیادتی کی تو انہوں نے محبت میں فرق ڈالا۔

انسان پر توبہ کرنا فرض ہے، مگر گناہوں کا چھوڑنا زیادہ تر واجب ہے
زمانہ اپنے حوادث میں عجیب ہے، اور لوگوں کا حوادث دنیا سے غافل رہنا عجیب تر ہے اور
اکثر چیزوں کے لئے امید کی جاتی ہے کہ قریب ہیں، مگر موت ان سب سے زیادہ نزدیک ہے۔

میں اپنی آنکھوں سے کہتا ہوں کہ کنکھیوں سے باز رہو، اور اسے آنکھ! چوری سے نہ دیکھ۔ بس۔
کتنی ہی نگاہیں ایسی ہیں جن سے دل میں آرزو پیدا ہوتی ہے اور اُن آرزوں سے دل حسرت زدہ ہو جاتا ہے۔

(انسان کو) اپنی اہل کے ساتھ تھوڑی باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور اُن کی زیادتی معیوب ہے۔
جو شخص خاموشی پسند اور کم سخن ہے وہ لغزش نہیں کرتا، اور بسیار گو اکثر ٹھوکر کھاتا ہے۔

اسی طرح (اگر) کسی شخص کی بات چاندی کی طرح ہے تو خاموشی موتی ہے جس پر یاقوت جڑا ہوا ہے۔

نیک لوگوں سے دوستی رکھ تاکہ سلامتی کے ساتھ نجات پائے جس نے بدوں کی صحبت اختیار کی (ضرور) ایک دن زخمی ہوگا۔
جاہل کے ساتھ مذاق کرنے سے بچ، ورنہ خلاف توقع مذاق کا نتیجہ تیرے آگے آئیگا۔ تو لوگوں سے بدی کے ساتھ معترض نہو (ورنہ) نزدیک والوں کو گالی دیکر اُس کتے کے مشابہ ہو جو بیوقوفی سے بھونکتا ہے۔
اگر کوئی کریم حاجت لیکر آئے تو صاف بات کہہ! تاکہ (تیری) جوانمردی کا اظہار ہو (تیرے منہ سے حتی الامکان یہی نکلنا چاہیئے کہ)
اس حاجت کا پورا کرنا مجھے بسر وچشم (منظور ہے) جو شخص اس ذریعہ سے لوگوں کی تعریف حاصل کرتا ہے وہ عنقریب فائدہ مند ہوگا۔

نرمی کرنا نیکی ہے اور دیر کرنا نیک بختی ہے! پس تو کام میں جلدی نکر، تاکہ فلاح کو پہنچے

کسی پر اپنا بھید ظاہر نکر! کیونکہ ہر نیک خواہ کے لئے ایک ہی نیکخواہ ہے پس بیشک

ہیں سنے مردمانِ گم راہ کو دیکھا ہے کہ کسی کہاں کو درست نہیں چھوڑتی

خداوند کریم کے تقرب کے لئے دور کعتیں غنیمت جان، (خاصکر ایسے وقت) جب (کہ) تو آرام کے لیئے (کاموں سے) فراغت حاصل کر چکا ہو۔ اور جب تو بیہودہ بات کہنے کا ارادہ کرے، تو اُس کی جگہ سبحان اللہ کہنا اختیار کر۔

تجکو ماں باپ دونوں کے ساتھ نیکی اور اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیے۔

پرہیزگاروں اور پاک (نفس) لوگوں کے ساتھ صحبت رکھ، کیونکہ پاکدامن اور پارسا وعدہ کے پکے ہوتے ہیں۔ اور

جب ملاقات کی ضرورت ہو تو آزاد ادب والے سے مل ..... اور

لوگوں کی اذیت دینے سے باز رہ، اپنی زبان کو نگاہ رکھ۔ اور (میں تجھپر فدا ہوں) مددگار دوست کی دوستی میں رغبت کر۔ اور

مکروہات سے زبان بند کر، اپنے ہمسایہ کو اذیت دینے سے پرہیز کر اور (بھلائی کرکے) تعریف حاصل کر اور

مصیبت کے وقت خداوند کریم پر اعتماد کر، تاکہ بدخواہ کی نگاہ سے تو انتہائے زمانہ تک بچا رہے۔ اور

بجز خدا کے کسی سے امید نہ رکھ، اور اسکی نعمتوں کی ناشکری نہ کر۔ اور

بزرگی کی طلب میں ہمت ستودہ سرشت کے ساتھ صرف مال کے ذریعہ سے کوشش کر۔ اور

اس خیال سے کہ دُنیا چند روزہ ہے اور اس میں کوئی ہمیشہ رہنے والا نہیں، دُنیا کی (خاطر کسی چیز کی) بنا نہ کر۔ اور

جس دوست کی دوستی خدا کے لئے نہیں اُس سے پوچھ کہ آیا اُس کے لئے کوئی اور افزائش کرنیوالا ہے۔

بلند مرتبہ حاصل کرنیکے لئے غریب الوطن ہو جا (یعنی ترک وطن کر) اور سفر کر کہ اس میں پانچ فائدے ہیں:۔

غم دور ہونا، روزی پانا اور علم، ادب اور شریفوں کی صحبت حاصل ہونا۔ پس اگر کہا جائے کہ سفر میں ذلت اور محنت ہے اور (اُس کے لئے) بیابان بے آب طے کرنا پڑتے اور سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔ تو مردانہ موت اُس سے کہیں بہتر ہے کہ ذلیل حالت میں غمازوں اور حاسدوں کے درمیان مقیم ہو۔

جو تجھے نہ چاہے اُسے اُس کی مرضی پر چھوڑ دے اور اُس کی جدائی میں غمگین نہ ہو۔

دوستی کی تین علامتیں ہیں:۔ دوست کے ساتھ وفا کر، اُس کیلئے

مال خرچ کرنا اور اُس کے بھیدوں کو پوشیدہ رکھنا۔

میرے دشمن کا دوست میرا دشمن ہے اور میں اُس کا دوست ہوں جو میرے دوست کو عزیز رکھے۔
انسان بہت سے کاموں کا قصد کرتا ہے اور میرا مقصد سچے دوست کی تلاش میں
(اور دوست بھی کیسا؟) جس کی روح دو جسموں میں تقسیم ہو (مگر فی الحقیقت) جسم دو ہوں اور روح ایک۔

تیرے لئے یہی مرض کیا کم ہے کہ تو تو شکم سیر ہو کر رات بسر کرے اور تیرے گرد بھوکے لوگ ہوں۔

تیرا کل کا دن تو گزر گیا (جو تیرے اعمال کا) سچا گواہ ہے، اسی طرح آج کی صبح بھی تیری گواہی دینے کیلئے تیار ہے۔ پس
اگر تو نے کل بدی کی تھی تو (آج) دوبارہ نیکی کر تاکہ تیری تعریف کیجائے اور آج کے کار خیر میں کل تک تاخیر نہ کر۔ کہ مبادا کل سے روز تو دنیا سے چل بسے اور اگر تو اپنے دن پر عتاب کرے تو (شاید) اس کا نفع تجھے حاصل ہو مگر گذرا ہوا دن واپس نہیں آتا۔

جو شخص اپنے پیر خاک آلود نہیں کرتا اُس کے رخسار نازک کو مٹی خاک آلود کرے گی۔

جو آج کے دن (یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا) کھلاتا ہے وہ اُسے کل (روز قیامت کو) خدائے بزرگ، واحد اور یکتا کے یہاں پائے گا۔ کسان نے جو کچھ بویا ہے عنقریب کاٹے گا، پس (اے فاطمہ!) بغیر احسان کے کھلاؤ تاکہ تمہیں جزا میں وہ چیز ملے جو کبھی ختم ہی نہ ہو۔

(حالت) جہل میں موت سے پہلے موت ہے اور آدمیوں کے جسم قبر (میں پہنچنے) سے پہلے قبر ہیں۔ اور جو مردہ علم سے زندہ نہ ہوا، مردہ ہے۔ (بلکہ مردہ سے بدتر) اور قیامت تک اس کے لئے زندگی نہیں۔

اے فرزند! بعض آدمی صورت میں (تو) دیکھنے والے اور سننے والے انسان ہیں (مگر) چارپایوں سے بدتر۔
جب ان کے مال میں نقصان آئے تب تو عقلمند بن جاتے ہیں اور جب دین کو کوئی نقصان پہنچے تو اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔

اپنے لڑکوں کو بچپن میں علم ادب حاصل کرنیکے لئے آمادہ کرتا کہ سن شعور پر پہنچنے کے وقت اُن سے تیری آنکھیں روشن ہوں۔
جن آداب کو تو جوانی میں حاصل کرتا ہے وہ ایسے ہیں جیسے پتھر پر نقش۔ یہ وہ خزانے ہیں کہ ان میں روز بروز افزائش ہوتی رہتی ہے اور انکے متعلق گردش روزگار کا خوف نہیں کیا جا سکتا
آدمی دو قسم کے ہیں! "علم والے اور سُن کر یاد کرنے والے" اور باقی لوگ بیہودہ ہیں اور ایسے جیسے (پانی میں) تلچھٹ۔

جب تک انسان اپنے آپ کو خطرہ اور ہلاکت میں نہ ڈالے اپنے غایت مقصود کو نہیں پہنچتا۔
اپنے مطالب (ومقاصد میں انسان) نشیب وفراز اور عتاب وعذر خواہی کا خیال رکھے۔
اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ (انسان) سستی میں وقت گذاری کرے! کیونکہ کوئی آزاد آدمی سستی کرنے پر مجبور نہیں ہے اگر تو اپنے مطلوب کو اپنے مقام پر نہ پائے تو اُسکی تلاش میں سر شام یا گرمی کے وقت (بھی) سفر کر۔

تنگ دل نہ ہو اور (خدا کرے کہ حاجتوں کی) طلب تجھے عاجز نہ کرے سستی اور تنگ دلی سے حاجت بر نہیں آتی۔

بیشک میں نے (صبر سے مدعائے دلی) حاصل کیا ہے اور دنیا میں
تجربہ ہے کہ صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے۔
جس کسی نے کسی کام کی کوشش کی وہ کم ہے، اور جس کسی نے
صبر کے ساتھ (کوشش سے) کام لیا اُس نے فتح پائی۔

تھوڑا صبر کر کہ بعد سختی کے آسانی ہے، اور ہر کام کے لئے ایک
وقت اور تدبیر ہے۔ اور
خداوند تعالیٰ ہماری حالتوں کا دیکھنے والا ہے، اور ہماری تدبیروں
سے بالاتر خدا کی تقدیر ہے۔

زمانہ تجھے کتنا ہی پریشان کیوں نہ کرے مگر تو کشادگی کی اُمید رکھ، اور
وہ تجھے ضرور حاصل ہوگی۔ اگر تجھے نقصان پہنچے اور ضرر میں مبتلا کیا جائے
تو صبر کر کہ بعد کو آسانی ہی آسانی ہے۔

بہت سے تندرست لوگوں نے اپنی بیماری کا گلہ کیا اور بہت سے
نالہ کرنیوالے اپنی بیماری کے باعث نہ سوئے۔
اپنی بے باکی پر بہت رنج اُٹھانیوالے، اور بہت مبتلاء (آلام) کہ نہ سوئے
اپنے پرہیز کرنے سے۔ اور
بہت لوگ رات کے وقت خوشیاں منانے والے یا جن کی طرف صبح

کے وقت بلا آہستہ چلی۔

جس نے زمانہ سے بُری صحبت رکھی (یعنی زمانہ کے خلاف کیا) اُسکی صفائی میں کدورت شامل ہوگئی۔

اے دنیا میں بغیر کدورت کے صفائی کے طالب! اگر تو نے دنیا میں معدوم (اور ناممکن الحصول چیزوں کو) ڈھونڈا تو فیروزمندی سے ناامید ہوجا۔ اور جان لے کہ جبتک تو زندہ ہے، نیکی بدی اور آسانی ودشواری کے ذریعہ سے تیری آزمائش ہوگی۔

تو دنیا میں بغیر نقصان کے فائدہ کس طرح حاصل کرسکتا ہے! کیونکہ دنیا نفع اور نقصان (دونوں) کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

نامردی میں عار ہے اور پیش قدمی میں جوانمردی، اور جو شخص قضا و قدر سے بھاگتا ہے نجات نہیں پاتا۔

قریب ہے کہ چشمۂ صاف پیاسے کو سیراب کرے۔ گدلا پانی پیاسے کی پیاس کو اور بڑھاتا ہے۔

قریب ہے کہ برہنہ تن لباس پہنائے جائیں، اور ذلیل و مظلوم کی مدد کی جائے۔ قریب ہے کہ ٹوٹی ہڈیوں کا جوڑنے والا خدا اپنی مہربانی سے ٹوٹی ہڈیوں کو آرام دے اور وہ جڑ جائیں۔

خداوند کریم سے مایوس نہو۔ کیونکہ جو چیز انسان کے لئے دشوار اور سخت ہے ممکن ہے کہ خداوند عالم اُس پر آسان کردے۔

اگر زمانہ مجھے غمگین کرے تو میں نے صبر کا ارادہ کر لیا ہے، کیونکہ (اسطرح) ہر بلا جو ہمیشہ نہیں رہتی دفع ہو جاتی ہے۔ اور
اگر زمانہ مجھے خوش کرتا ہے تو اُسکے سرور سے میں خوش نہیں ہوتا، کیونکہ ہر خوشی جو ہمیشہ نہیں رہتی حقیر ہے۔

اگر مجھے زمانہ نے اندوہگین کیا تو اُس نے مجھے خوش بھی کیا ہے، اور اگر مجھے تنگی حاصل ہوئی ہے تو آسودگی (بھی) حاصل کر چکا ہوں۔
ہر دن کے لئے میرے پاس دو رہ ہے، پس اگر وہ دن مجھسے بدی کرتا ہے تو میں صبر کرتا ہوں اور اگر نیکی کرتا ہے تو شکر کرتا ہوں۔

باوجودیکہ (زمانہ) انسان کو دشواری میں ڈالے اور محتاجی آزار دے مگر استغنا اُس کے لئے کافی ہے۔
اگر تو تنگ حال ہو تو صبر کر، کیونکہ تنگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے، اور تیرے صبر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تنگی کشائش سے بدل جائیگی۔

اپنے نفس پر آسانی کر، کیونکہ تمام کام اور اُنکا اندازہ خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے۔
ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو کام تیرے لئے (سزاوار) نہیں ہے وہ تیرے پاس آئے، اور جو کام تیرے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ تیرے پاس آئے بغیر

نہیں رہ سکتا۔

میرے دو دنوں میں وہ کونسا دن ہے کہ موت سے بھاگوں، (یعنی) وہ روز جو مقدر نہیں ہوا یا وہ دن جو مقدر ہے۔
جو روز مقدر نہیں ہوا ہے، میں اسکی گزند سے نہیں ڈرتا، اور جب مقدر ہو چکا تو ڈرنا کس کام آئے گا

گناہ کو (وہی) گنہگار اختیار کرتا ہے جو اپنے نفس کو مقام کوتاہیں دیکھتا ہے۔ اور ہر شخص اس کام کو کرتا ہے جسکے لایق ہے، پس کوئی کار خیر کے لایق ہے اور کوئی کار شر کے قابل۔

آدمیوں کے لئے اسراف کے ساتھ دنیا کی حرص (بھی لگی ہوئی) ہے، اور حالانکہ تیرے لئے اس کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے۔
جن (لوگوں) سے دنیا موافقت نہیں کرتی وہ اکثر دنیا پر جھگڑنے والے (ہوجاتے) ہیں، اور اکثر ایسے ہیں جنکی باوجود کوتاہی تدبیر کے دنیا آؤ بھگت کرتی ہے۔
جب تک روزی نہ دی جائے انہیں رزق عقل کے سبب سے نہیں ملتا۔ لیکن وہ لوگ مقدر کی مقدار سے روزی پاتے ہیں۔
اگر روزی زور بازو یا غلبہ کے سبب سے ہوتی تو باز چڑیوں کی روزی کے

قریب جا پہنچتا۔

تو دنیا میں بڑی امید رکھتا ہے اور (یہ) نہیں جانتا کہ جب رات ہوگی تو صبح تک بچ (بھی) رہے گا۔ پس
اکثر تندرست بغیر بیماری کے مرگئے اور اکثر بیمار ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ تک زندہ رہے۔

جب تک زمانہ نیک تھا تو نے زمانے کے ساتھ نیک گمان کیا، اور جس کو مقدر لایا اُسکی برائی سے نہ ڈرا۔ اور
تجکو راتوں نے سلامت رکھا تو اُن پر فریفتہ ہوگیا، حالانکہ راتوں کی صفائی میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔

جو شخص گردش زمانہ کی مذمت کرتا ہے اُس سے کہہ کہ (خود) تو نے زمانہ پر ستم کیا اور انسان کی مذمت کی۔

کوئی ایسا ہے کہ جسکی دنیا اچھی اور آخرت خراب ہے۔ اور
کوئی ایسا ہے کہ جسکی آخرت اچھی اور دنیا خراب ہے۔ اور
کوئی ایسا ہے کہ جسکی دُنیا و آخرت دونوں اچھی ہیں۔ اور
بعض ایسے بھی ہیں جنکی نہ دنیا اچھی اور نہ آخرت اور وہ دونوں سے محروم ہیں

میں نے ساٹھ برس تک انقلاب زمانہ کو آزمایا ہے، اور (زمانہ کی تنگی اور آسانی دونوں کی آزمائش کی ہے۔ مگر اسلام کے بعد بے طمعی یا "مالداری" سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی، اور (کسی شخص کے) کفر کے بعد محتاجی سے بدتر کسی شے کو نہیں پایا۔

مال کی زیادتی میں کوئی عیب نہیں اور نہ (اس) چیز میں جو انسان کے پاس آتی ہے کوئی شرم ہے اس لئے کہ مال تمام عیبوں کا پردہ پوش ہے اور محتاجی میں مذلت اور خواری ہے۔

محتاجی، آزادوں کو اسی طرح خراب کرتی ہے جس طرح مے نوش کو شراب

محتاجوں کے گھروں پر اور مقبروں کے اندر اُن کی قبروں پر مذلت کی خاک برستی ہے۔

جو شخص حرام کے ذریعہ سے لذتوں کی خواہش رکھتا ہے، اُس کی وہ لذتیں نیست ہو جاتی ہیں۔ گنہگار باقی رہ جاتا ہے، اور بدنامی مرید انسان کے بعد برائی کا نتیجہ باقی رہجاتا ہے، (اور) اُس لذت میں خیر نہیں جس کے بعد آتش دوزخ نصیب ہو۔

آتش دوزخ ننگ و عار سے زیادہ آسان ہے، اور بے شرم کو بڑی شرمی

آتش دوزخ میں لیجاتی ہے۔ اور
اُس شخص میں ننگ (موجود) ہے جو اپنی رات چین سے بسر کرتا ہے،
اور اُس کا ہمسایہ بھوکا اور ننگا ہے۔ اور
ضعیف کی دل شکنی ننگ ہے اور اُس پر ظلم کرنا بھی ننگ ہے اور
یہی حال بدوں کے ساتھ نیکی کرنے کا ہے۔ اور
ننگ یہ ہے کہ جس نیک کام سے تجھے فائدہ پہنچے اُسکی مقدار کم ہو۔ اور
ننگ اُس شخص کے لیئے ہے کہ دشمنوں (کے مقابلہ) سے (تو) کنارہ
کرے اور قرابت والوں کیلیئے شکاری شیر کی طرح ہو۔ اور
ننگ یہ ہے کہ تو خدا کے بندوں میں تو مقدم ہو اور لڑائی کے وقت
بھاگنے والوں میں تیرا شمار ہو۔
رزق حلال پیدا کر اور ایسا نہ بن کہ اُسے اسراف اور فضول (باتوں)
میں کھائے (اڑائے)
مگر اپنے اہل و عیال، اپنے مہمان اور اُس شخص کے لیئے جو تجھ سے
سوزش جگر اور تنگ دستی کا شکوہ کرتا ہے (خوب صرف کر)

غیر شاکی سے گلہ کرنا اچھا نہیں اور جب صبر نہ رہے تو گلہ کیئے بغیر چارہ
ہی کیا ہے۔ تو نے دیکھا نہیں کہ دریا کا پانی خشک ہو جاتا ہے اور
اُس میں رہنے والی مچھلیوں پر زمانہ کی مصیبت آتی ہے ؟
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ محتاجی کے لئے تونگری کی امید دی گئی ہے،

اور بے شک تونگری پر بے نوائی کا خوف کیا جاتا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ لوگ میری کشادہ روئی سے خوش رہیں، اور یہ کہ میرے بعد میری قبر پر زیادہ دعا کریں اور یہ کہ محفلوں میں مجھے اپنا دوست جانیں اور جب میں غائب ہوں تو میرا ذکر بخیر کریں۔

سچے دل سے ملنے والوں کی صحبت زیادہ اختیار کرو کیونکہ یہ لوگ مثل ستون کے ہیں (جو زمین سے نہ ٹلے) اور تیرے پشت و پناہ۔
تیرے ہزار دوست اور ہمنشین بہت نہیں ہیں مگر ایک دشمن بھی بہت ہے

جس شخص کے پاس ہر روز ایک بار کھانے کے لئے ایک ٹوکری خرمے (یا جو جوار کے آٹے) کی ہے اُس نے فلاح پائی۔

اگر تو چاہتا ہے کہ آزاد ہو جائے تو غلاموں (یا نوکروں چاکروں) کی طرح محنت کر اور خدا کے بندوں (یا دوسروں) کے مال سے اُمید قطع کر یہ نہ کہہ کہ صاحب کسب ذلیل و خوار سمجھا جاتا ہے کیونکہ سب سے بڑی ذلت آدمیوں کا محتاج بن کر رہنا ہے۔ آدمیوں کی قدر و منزلت میں اپنے غیر سے تو مستغنی ہو گا۔

جب تو نے تخم ریزی کے زمانہ میں کچھ نہیں بویا تو کھیت کاٹنے والونکو کھیت کاٹتا دیکھکر تو نادم ہوگا۔

قبر سے اُٹھنے کے دن کوئی توشہ تقوی کے سوا نہیں ہے لیے جسے تو قیامت اور حشر تک بطور توشہ کے رکھے۔

مجھے کسی باپ کی موت سے ایسا رنج نہیں پہنچا کہ مصیبت زدہ ہوگیا ہوں جیسا کہ مجھ کو یتیم بچوں کے لئے۔

ان کے باپ مر گئے ہیں اور اب انکی مصیبتوں اور سفر اور وطن میں انکی کون کفالت کرے گا۔

بالوں کی سفیدی موت کی نشانی ہے اور پیری کا آغاز اور تیری بالوں کی سفیدی تیرے بالوں کی موت ہے اور تو اُسکے پیچھے ہے پس جب تو تمام سر میں سفید بال پھیلے ہوئے دیکھے تو خوف ہی خوف ہے۔

علم زینت ہے پس تو علم حاصل کر اور اپنی زندگی تک اس سے فائدہ اُٹھا اور (عمر بھر) طالب علم بنا رہ۔

علم کی طرف رجوع کر، خدا پر بھروسہ رکھ اور علم کے سبب سے بے پرواہ ہو، اور بردبار رہ، اور عقل محکم سے علم کا نگاہ رکھنے والا۔

علم سے ہرگز عاجز نہو۔ اور یا تو علم کے لئے کوشش کریا (دریائے)

علم میں غرق ہو جا۔
تو خالص خدا پرست، پرہیزگار اور متقی جوان ہو، (اور) دین کو غنیمت سمجھ اور تحصیل علم کے لئے شیر درندہ (کی طرح) ہو۔ پس
جو کوئی آداب کا خوگر ہوا وہ ہمیشہ (با علم ہو کر) سردار قوم کے بعد قوم کا سردار ہوگا اور
خدا تجھے ہدایت کرے! آگاہ ہو جا کہ علم بہترین دولت ہے (جو) خدا کے فضل سے طالبعلم کے لئے آسان ہے۔

جو چیز خدا کے حکم سے واقع ہوئی اُسکے لئے اُس پر تہمت نہ رکھ، اور ہر کام میں آسانی پیدا کر اور خوش دل رہ۔
ہر کام کے لئے کشائش جلد آنے والی ہے جو ہر صبح اور شام کرنے والے پر آتی ہے۔

تیرا جہاں تک بس چلے (بد) آدمی سے دور رہ اور اس شخص کی طرف رجوع نہ کر جس کی نجاست سے تو ڈرتا ہے۔ پس
بندہ اُس چیز کی آرزو رکھتا ہے جس کو وہ نہیں پاتا اور حالانکہ موت اُسکے نفس سے اُس سے زیادہ نزدیک ہے۔

تیرے دین کا کیا ٹھکانا جب کہ تو اس بات پر راضی ہوگیا کہ اُسکو ناپاک

کرے، دراں حالیکہ تیرا لباس ناپاکی سے دھویا ہوا ہے۔
تو نجات کی امید رکھتا ہے اور نجات کے راستوں پر نہیں چلتا (دیکھ
کشتی کبھی خشکی پر نہیں چلتی۔

یا تو کریم ہو کر اپنے مال سے بندگان خدا کی آبرو کو نگاہ رکھ، یا (اتنا)
کمینہ (نہ) ہو کہ لوگ تیری ملامت سے اپنی آبرو بچانیکی فکر کریں۔

وہ بات ہمارے لئے ہے جس کا تم بغیر حق کے دعویٰ کرتے ہو جب
مرض کے چھینے میں صحت مرض سے جُدا کی جائے۔
تم نے ہمارا حق پہچان کر اُس سے انکار کیا، اور تم نے ہمارا حق ایسا
پہچانا جیسے سیاہی سے سفیدی پہچانی جاسکے۔
تم پر کتابِ خدا ہماری گواہ ہے اور ہمارا حکم کرنیوالا خدا ہے جو سب
سے بڑا حاکم ہے۔

زمانہ پر صبر کر اور کسی پر غصہ نکر، پس تو بجز اُس امر کے نہ دیکھے گا جو
لوح محفوظ میں ہے۔ اور
اُس گھر میں نہ ٹھیر جس میں فائدہ نہو، کیونکہ زمین فراخ اور روزی وافر
ہے

ہر شخص فرشتگان محافظ کو، جو اُس کے کاتبانِ اعمال ہیں راضی

نہیں رکھتا اُس کے جاگنے سے سونا بہتر ہے۔ اور زمانہ میں انقلاب پیدا ہونا انسان کے لئے وعظ و پند ہے۔

تو کمین آدمیوں میں احسان کو ضائع نہ کر کیونکہ یہ کام برباد اور رائگاں ہے نیکی اُس آزاد بزرگ کے ساتھ کر جس سے تیری خوبیوں کی شہرت مثل مشک کے چاروں طرف پھیلے۔

آزار دہی سے باز آ اور سراپا بردباری ہو جا کیونکہ تو اپنے عمل کا دیکھنے اور سننے والا ہے

تیرا سچا بھائی وہی ہے جو تیرے ساتھ کوشش کرتا ہے اور تیرے نفع پہنچانے کے لئے اپنے نفس کو گزند پہنچاتا ہے

مہربانی کرنا طبیعی کرم ہے اور احسان جتانا فاسد نیکی ہے اور نیکی کی رفعت پہاڑ کی بلند چوٹی (قلہ کوہ) سے بھی زیادہ ہے۔ اور بدی کی رفتار دریا کی روانی سے زیادہ تیز ہے۔
دوست کے ساتھ عہد و پیمان کا ترک کرنا دوستی کو قطع کرتا ہے۔
لوگوں کی غیبت نہ کر کیونکہ غیبت تجھے فتنہ میں ڈال دے گی۔

جو شخص لالچی ہے وہ فقیر ہے اور جو قانع ہے وہ غنی ہے۔
بلا پر بلا کا آنا اس امر کی علامت ہے کہ تجھے ہوسناکی سے بچنے کا طریقہ نظر نہیں آتا۔
تغیر حوادث سے تجھے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر نئی چیز پرانی ہوتی ہے اور (تمام) کھیت کاٹے جاتے ہیں۔

گرسنہ رہ! کیونکہ گرسنگی پرہیزگاری کا ایک عمل ہے۔ سچ جان! کہ جو شخص بہت زیادہ بھوکا رہا وہ ایک دن ضرور سیر کیا جائیگا۔ اور چھوٹے گناہ سے (بہت زیادہ) پرہیز کر کیونکہ ایک دن چھوٹے چھوٹے گناہوں کا بھی حساب کیا جائیگا اور وہ دن قریب ہے۔

اپنی زندگی میں اپنے لئے تحفہ آگے بھیج! کیونکہ کل تو اس سے مفارقت کرکے رخصت ہو جائے گا۔ اور
سفر قریب (موت) کے لئے اہتمام کر! کیونکہ یہ سفر، سفر دور و دراز سے بھی زیادہ دور ہے۔ اور
خدا کے خوف اور تقوی کو (اس طرح) اپنی زاد راہ بنا گویا تیری موت تیری رات سے جلد آنیوالی ہے۔
اپنی روزی پر قناعت کر! کیونکہ قناعت ہی بے نیازی ہے، اور جو شخص قناعت نہیں کرتا اُس سے محتاجی زیادہ نزدیک ہے۔ اور

کمینوں کی صحبت سے قطعی پرہیز کر ! کیونکہ وہ ضرور تجھے اپنی صفائے دوستی سے باز رکھیں گے اور خود آرائی کریں گے۔

وہ لوگ تیرے اُس وقت تک کے ساتھی ہیں جب تک تو نے انہیں خوش رکھا اور جب تو اُن کی خوشنودی سے باز رہا تو اُن کا زہر تیرے لئے تیار رہے۔

تو کسی پر اُس وقت تک راز فاش نہ کر جب تک تجھے اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ جو راز اُس کے سپرد کئے گئے ہیں تجھپر فاش کرے گا۔ اور

لطف یہ ہے کہ جب اُس نے دوسروں کے راز تجھپر فاش کر دیئے تو ضرور تیرا راز بھی دوسروں پر فاش کر دے گا۔ اور

جب تو کسی کے راز نہاں کا امین کیا جائے تو تو اپنے بھائی کے عیوب کو پوشیدہ رکھ۔

کسی مجلس میں سوال کئے جانے سے پہلے گفتگو کی ابتدا نہ کر ! کیونکہ یہ ناشائستہ فعل ہے۔ اس کے سوا

اگر کوئی شخص نادان اور بیعقل احمق ہو مگر خاموش رہے تو لوگ اسکی طرف سے نیک گمان کرتے ہیں۔

مذاق کرنا چھوڑ دے ! کیونکہ جس شخص سے تو مذاق کرتا ہے اُسے تیرے مذاقیہ فقرے سے رنج پہنچتا ہے (اور رنج بھی ایسا) جسے تو دفع نہیں کر سکتا۔

اپنے ہمسایہ کی پاس داری کو رائگاں نہ کر، کیونکہ پاس داری کا رائگاں کرنے والا شرفِ کامل کو نہیں پہنچتا۔ اور

مہمان کا اکرام کر، تاکہ اُسے یہ تو معلوم ہو جائے کہ سخی کون شخص ہے اور بخیل مانعِ خیر کون۔ اور

جب بجُوت کوئی شخص اپنی خطا اور لغزش کی معافی مانگے تو در گزر کر، کیونکہ خداوند کریم کا ثواب اُس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔

حوادث زمانہ پر بےصبری نہ کر، کیونکہ یہ کام احمقوں کا کام ہے۔

تیرا باپ جو وصیت کرے اُس کے ہر حکم کو مان، کیونکہ اپنے باپ کا فرمانبردار خراب اور خوار نہیں ہوتا۔

اے گنہگار و تم ہرگز نا اُمید نہو، کیونکہ خداوند کریم مہربان ہے۔ مگر ہرگز بےساز و سامان کے کوچ نہ کرو، کیونکہ راہ خوفناک ہی خوفناک ہے

تو خداوند کریم کے اس قول سے خوش ہو، (جیساکہ) اُس کے آیات میں ہے کہ اگر لوگ بدی سے باز آئیں تو اُن کے گزشتہ گناہ اُن کی بخشائش کے لئے سفارشی ہوں گے۔

اگر تو کسی بڑے مرتبہ کا طالب ہے تو لازمی طور پر احسان کر اور بخل سے بچا رہ۔ اور

جب کوئی شخص تجھپر زیادتی کرے تو اُس سے باز آ کیونکہ زمانہ اس کا بدلہ لینے والا کافی ہے۔

مخلوق سے بے پرواہ ہوکر خالق کی طرف رجوع کر کیونکہ جھوٹی مخلوق سے بے پرواہ ہوکر سچے خالق کے نام لینے والوں میں شمار ہوگا۔
خداوندکریم کے فضل سے روزی طلب کر کیونکہ بجز خدا کے کوئی روزی دینے والا نہیں۔
جو شخص گمان کرتا ہے کہ روزی اُس کے ہاتھ میں ہے اُسے خدا پر بھروسہ نہیں۔ یا
اگر وہ یہ بھی کہے کہ آدمی اُسے غنی کردیں گے تو اُس کے قدم بلندی مرتبہ سے ہل گئے۔

اگر روزی چارہ گری سے ملتی تو تو میرا تعلق ساتویں آسمان کے ستاروں کے ساتھ پاتا۔ ولیکن
جس کسی کو عقل کے ذریعہ سے روزی ملی ہے اُسے تونگری کہاں؟ کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

میں اُسی میں راضی ہوں جو خدا نے مجھے دے رکھا ہے اور میں نے اپنا کام خدا کے سپرد کردیا ہے۔

جو کام ہو چکے اُن میں خداوند کریم نے (مجھ پر) احسان کیا، اور جو باقی ہیں اُن میں (بھی ضرور) احسان کرے گا۔

علم میرا میرے ساتھ ہے، جہاں کہیں رہوں وہ میرے تابع ہے، (اور) میرا قلب اُس کا ظرف ہے (جو) صندوق کی طرح خالی نہیں اگر میں گھر میں ہوں تو میرا علم میرے ساتھ ہے اور اگر بازار میں ہوں تو وہاں بھی وہ میرے ہمراہ ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ دنیا عنقریب جاننے کے لئے تیار ہے اور قدم اور ران پر دامن گرداننے ہوئے ہے۔ پس
کسی زندہ کے لئے دنیا باقی نہیں ہے اور نہ (بجز ذاتِ پاک) کوئی زندہ دنیا میں باقی رہنے والا ہے۔

میں نے اس لئے سفر کیا کہ اگر کوئی شخص سامنے آئے تو اُس سے پوچھوں کہ آیا دنیا میں کوئی سچا دوست بھی ہے؟
(یہ سن کر) لوگوں نے کہا کہ دو چیزیں نادر ہیں جو نہیں ملتیں: (ایک تو) سچا دوست اور دوسرے عنقا کا انڈا

زمانہ کے سر پر خاک کہ یہ وقت نافرمانی کا ہے نہ کہ حق رسانی کا۔ کیونکہ

سارے رفقائے زمانہ ناموافق ہیں اور زمانہ میں تمام دوست ناراست ہیں۔

ہرگز دروغ گوئی نہ کر۔ جب سے آدمی پیدا کئے گئے ہیں (یا تو) رغبت سے آدمیوں کا اکرام کرتے ہیں یا خوف سے۔

کسی چیز کو سمجھتے سمجھتے عاجز ہو جانا ہی اُس کا درک ہے اور خداوند کریم کی ذاتِ پاک کا دوسروں میں تفحص کرنا شرک ہے۔

خداوند کریم کے سوا سب ہیچ ہے پس تو اپنی ہمت کو بلند کر (کیونکہ خالق عالم تیرے ان کاموں (میں مدد دینے) کیلئے کافی ہے جو تجھے اندوہگین کریں۔

اے لکھنے والے جو کچھ تو لکھتا ہے وہ تیرا نوشتہ ہے پس تو اپنی نوشتہ کو اچھا بنا! کیونکہ وہ تیری طرف پھرے گا۔

جو شخص خوش نصیب نہو اُس کی دوڑ دھوپ ہی اُسکی موت کے اسباب پیدا کر دیتی ہے۔ پس تو اُس شخص سے کہہ دے جس کا حال روگرداں ہو کہ (اپنی) ہلاکت کیلئے دوڑ دھوپ نہ کر

فرض کرو کہ دنیا تیرے موافق ہے تو کیا تجھے موت نہ آئے گی، اور تو دنیا کے ساتھ کیا کرے گا؟ (دیکھو) میل راہ کا سایہ تیری رہنمائی کے لیے کافی ہے۔

ہم نے فرض کیا کہ دنیا ہمارے پاس اپنے خزانے، جواہر، قارون کا تمام مال اور قوموں کی بادشاہت لے آئی۔
تو کیا ان سب کو فنا نہیں؟ اس کے خزینہ داروں سے (خزانہ داری) کے فوائد بھی دریافت کیے جاتے ہیں۔

دنیا چلتی پھرتی چھاؤں سے زیادہ نہیں، یا اُس مہمان کی مانند ہے جو ایک رات رہا اور پھر چل دیا۔ یا
اُس خواب کی مانند ہے جسے سونے والا دیکھتا ہے، یا اُس بجلی کے مانند ہے جو بلندی امید میں چمکتی ہے۔

قریب ہے کہ میں اس قدر قناعت کروں کہ ایک دن کی روزی باقی رہ جائے اور بہت سامان جمع نہ کروں۔

اگر تو دنیا کو نفیس شمار کرتا ہے تو خداوند کریم کا ثواب اُس سے بہت زیادہ برتر اور افضل ہے۔

اگر انسان کی روزی تقسیم کی ہوئی اور مقدر کی ہوئی ہے تو حرص کی کمی اُس کے روزی حاصل کرنے سے بہتر ہے - اور
اگر جسم انسان موت کے لئے بنایا گیا ہے تو جوان مرد کا راہ خدا میں قتل ہونا افضل ہے - اور
اگر مرنے کے بعد سارا مال (ورثہ) چھوڑ نیکے لیئے ہے تو اُس مال متروکہ کا کیا حشر ہونے والا ہے جس کے لئے انسان (اسقدر) بخل کرتا ہے -

---

اگر انسان ساٹھ برس زندہ رہا تو راتوں کے واقع ہونے سے اُس کی عمر نصف رہ گئی - اور
اُس کی چوتھائی عمر غفلت میں گذرتی ہے یہاں تک کہ اُس کو سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ کی خبر تک نہیں ہوتی - اور
نصف کی تہائی میں امیدیں ہیں اور حرص، اور رحلت اور انتقال کا قصد (یا اہتمام) ہے - پس
انسان کے لئے درازی عمر کی خواہش نادانی ہے کیونکہ اُس کی عمر کی تقسیم اسی طرح ہے -

---

زمانہ گزر گیا اور دن جاتے رہے اور اُن کا نتیجہ گناہ ہے - اور اُس شے کی وجہ سے جسکی تو خواہش کرتا ہے حق سے غافل ہے -
فریفتگی اور حسرت تیرا اسرور ہے اور ان کے بغیر تیری زندگی گویا

محال اور باطل ہے۔

تو دنیا سے توشہ لے ! کیونکہ تو (یہاں سے) ضرور کوچ کرنے والا ہے اور جلدی کر کہ موت ضرور آئے گی۔

دنیا کی حالت اُس شتر سوار کے مانند ہے جس نے شام کو (سرائے میں پڑ رہنے کی خاطر) اونٹ کھولا اور صبح کو کوچ کرنیوالا ہے۔

اگر تو قوم کے کاموں کے لیئے ایک رات بھی متولی کیا جائے، تو یقین جان کہ اُس قوم سے ضرور سوال کیا جائے گا ۔ اور جب تو کسی جنازہ کو قبر کی طرف لیجانے کی خاطر اُٹھائے تو یقین جان کہ اُس کے بعد تو بھی اسی طرح اٹھایا جائے گا۔

دنیا اور اقبال دنیا کیا خوب ہے ! اگر شرط یہ ہے کہ جو شخص دنیا کو پائے خداوند کریم کی اطاعت بھی کرے۔

جو شخص اپنے فضل (وعطا) سے لوگوں کی غمخواری نہیں کرتا وہ دنیا کے اقبال کے ساتھ اپنے لئے ادبار پیش کرتا ہے۔

اے جابر ! زوال مال سے پرہیز کر اور اپنے مال دنیا سے اُس شخص کو دے جو سوال کرے۔

اکثر ہم نے اہل ثروت کو دیکھا کہ جب تونگری نے اُن کی طرف رخ کیا تو انھوں نے شکر ادا نہ کیا۔

اُنہوں نے اپنے مال کے سبب سے (اہل) دنیا سے تکبر کیا اور اپنے
بخل کے سبب سے مال کو قفلوں میں بند کر دیا۔
اگر وہ شکر کرتے تو (خداوند کریم) اُن کے شکر کا بدلہ دیتا۔ اُس شکر کے
متعلق مقولہ ہے جو انہوں نے کیا:۔
"ہر آئینہ اگر شکر کرو تم تو زیادہ دیں گے ہم تم کو" لیکن اُن کے کفر نے
اُنہیں ہلاک کر دیا۔

مصائب کے آنے سے قبل ہی صاحبان عقل اُن کا اندازہ کر لیتے
ہیں۔ پس
اگر کوئی مصیبت یکایک آگئی تو اُن کے لئے ایک امر خیالی ہے۔

جب مصیبتیں جمع ہوں تو بخل بدترین آفات سے ہے اور بخل سے بدتر وعدہ
کر کے اُس کے ایفا میں بخل یا دیر کرنا ہے۔ اور
اس وعدہ میں خیر نہیں جس میں دروغ شامل ہو اور نہ ایسے قول میں
خیر ہے جو فعل میں آئے۔
جس حالت میں تو صاحب علم تو ہو مگر صاحب عقل نہ تو تیری مثال
ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس پاپوش تو ہو مگر وہ لنگڑا ہو۔ اور
جب تو صاحب عقل ہے مگر عالم نہیں تو تیری یہ مثال ہے کہ پاپوش نہیں (رکھتا)
آگاہ ہو کہ انسان صرف عقل کا غلاف ہے اور اُس غلاف میں کوئی خوبی

نہیں جس میں تلوار نہ ہو۔

اگر یہ علم (خیالی) آرزو کرنے سے حاصل ہو جاتا تو دنیا میں کوئی شخص جاہل نہ رہتا۔ مگر

تو کوشش کر اور سستی اور غفلت نہ کر کیونکہ جو شخص کاہلی کرتا ہے اُس کے لئے آخرت میں ندامت ہے۔

ہم اُسی پر راضی ہیں جو ہمارے لئے خدا نے تقسیم کر دیا ہے: کہ ہمارے لئے علم ہے اور دشمنوں (یا جاہلوں) کے لئے مال ہے۔

مال کے لئے بہت جلد فنا اور زوال ہے۔ اور علم باقی ہے جو زائل ہونے والا نہیں

فی الحقیقت وہی شخص بے نیاز ہے جو دل کا بے نیاز ہو اور وہ شخص بے نیاز نہیں ہو سکتا جو (افزائشِ) مال کے باعث بے نیاز ہو۔ اسی طرح

وہ شخص کریم ہے جو اپنے اخلاق میں کریم ہو اور وہ شخص کریم نہیں ہو سکتا جو صرف اپنی قوم اور بال بچوں کے ساتھ کریم ہو۔ اور یہی حال اُس فقیہہ کا ہے جو اپنی چرب زبانی سے فقیہہ بن بیٹھا ہو۔

جب بولنے کا موقعہ نہو تو بک بک نہ کر اور خاموشی کی مداومت کر جو عقل کو زینت دینے والی ہے۔

انسان اپنی لغزشِ پا سے نہیں مرتا بلکہ لغزشِ زبان سے اُسے موت آجاتی ہے۔ پس

تو اپنے قول کو فاش کرنیکے لئے بے تاب نہو، کیونکہ اس طرح تو اُس سے کہیں زیادہ اپنے دشمن پیدا کرلے گا جتنے تیرے لغزشِ پا سے ہو سکتے ہیں۔

زندگانی کی قسم کہ خلق میں اکثر اوقات تلخی ہے اور مردوں کی ناقدری کی گرانی گراں (تر) ہے۔ اور

میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے نفس کا عیب دیکھتا ہو، باوجود اس کے کہ خوبی اُس پر مخفی نہو۔ اور

ایسا کون ہے جو آدمی سے سلامتی کے ساتھ نجات پاسکے، کیونکہ انسان کے متعلق قیل وقال ظنی طور پر ہوا کرتی ہے۔

تجھ کو قوم اُس وقت بزرگ سمجھے گی جب تو بے پرواہ ہوگیا، اور ہر ایک بے پرواہ اور بے نیاز آنکھوں میں بزرگ ہے۔ اور

بے نیازی ہی جوان کی زینت ہے (اور وہ بے نیازی یہ ہے) کہ وہ رات کو مہمانی کرتا ہے اور صبح کو بخشش کرتا ہے۔ اور

(انسان) کبھی محتاج نہیں ہوتا اگرچہ (اُس کی ہستی بہہ جائے (۱۰۰)

غنی اور بے نیاز کبھی بخیل نہیں ہوتا۔

تو اپنے نفس کو دیکھ اور اُس کو اُس شے پر برانگیختہ کر جو اُس کو آراستہ کرے۔ تو سلامت روی کے ساتھ زندگی بسر کر تاکہ لوگ تیری تعریف کریں۔

آدمیوں میں خوبیاں ہی خوبیاں دیکھ (برائیوں کی طرف نگاہ بھی نہ کر)؛ اگرچہ زمانہ تجھ سے موافقت نہ کرے یا دوست جفا کرے ------

اگر آج کے دن کی روزی تنگ ہو توکل صبح تک صبر کر شاید کہ زمانہ کی ایذارسانی تجھ سے دور ہو جائے۔

غنی دل عزیز (خلایق) ہوتا ہے اگرچہ قلیل المال ہی کیوں نہو۔ اور غنی مالدار (تو) ہوتا ہے مگر (اپنے بخل کے باعث کبھی) ذلیل (بھی) ہو جاتا ہے۔

جب تو اُس مال لینے سے بے پرواہ ہوا تو تو جواد ہے" اور افلاس کی احتمال کے وقت (گویا) تو اپنے آپ بخیل ہے۔ اور

جب تو لوگوں کا شمار کرے تو کثرت سے تیرے بھائی نکل آئیں گے لیکن مصیبتوں کی آزمائش کے وقت اُنکی تعداد قلیل ہے

اگر تو کسی روز تنگ دست ہی کیوں نہو جائے مگر بے قراری نہ کر، کیونکہ تو کسی زمانہ میں بہت دنوں تک کشادہ دست رہا ہے۔ اور

خداوند کریم سے نا اُمید نہو ۔ کیونکہ نا اُمیدی لازمی طور پر کفر ہے ۔ اسکے سوا ممکن ہے کہ خدا تھوڑے دنوں میں تجھے تونگر کر دے ۔ اور اپنے پروردگار کے متعلق بدگمانی نہ کر ۔ کیونکہ خداوند کریم ضرور خوبی اور نکوئی کے ساتھ اولی تر ہے۔

تمام اقوال سے خداوند کریم کا قول صادق برتر ہے کہ " تو نے دیکھا ہے کہ تنگ دستی کے بعد کشائش ہے "

میں نے برسوں آدمیوں کو آزمایا ہے ۔ مگر اُس شخص کے مانند کسی کو (بدتر) نہیں پایا جو اپنے مال پر اتراتا ہو ۔ اور حوادث زمانہ میں از روئے ہول کے اس سے زیادہ کوئی چیز سخت اور دل ہلا دینے والی نہیں پائی کہ آدمیوں سے دشمنی کی جائے اور میں نے تلخی اشیاء کو تمام تر چکھا ہے مگر سوال سے زیادہ بدمزہ کوئی شے نظر نہیں آئی ۔

پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر اُٹھا لانا میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ آدمیوں کا احسان لیا جائے۔

لوگ کہتے ہیں کہ پیشہ میں عار و ننگ ہے مگر میں نے کہا کہ عار ذلت سوال میں ہے۔

میں تمام دنیا سے (اس لئے) بمنت پیش نہیں آتا کہ عزت مراتب کو
ذلت کے بدلے خرید کروں۔ اور
ایسی پیدائشی سرگیں آنکھ کو عزیز رکھتا ہوں جس میں سرمے کی منت
نہ دیکھی جائے۔

میرا گھر اُس شخص کے لئے اونٹ بٹھانے کی جگہ (یعنی سرائے) ہے
جو (یہاں) آکر اُترے اور میرا توشہ اُس شخص کے لئے مباح ہے جو اسے
کھائے۔
اگرچہ نان و سرکہ کے سوا (میرے پاس کچھ) نہو، مگر میں ماحضر پیش
کرتا ہوں۔
مرد بزرگ اس سے ضرور راضی ہوگا اور کمینہ کے لئے یہ (سب)
وبال ہوگا۔

جوان مرد کا اپنے فقر میں صبر کرنا اُس کو بزرگ کرتا ہے اور اپنی آبرو کو
رائگان کرنا اس کو ذلیل کرتا ہے۔
اگر معیشت قلیل سے (کسی) نوجوان کو ایک روٹی بھی مل جائے تو
حالت گرسنگی میں وہی کافی ہے۔

بزرگ وہ مرد ہے [illegible] خداوند کریم کی مہربانی سے

ہے۔ میرا آخر میرے اول سے زیادہ وارث بزرگی ہو۔ پس۔
جب میں کوئی نیکی کرتا ہوں تو بغیر سوال کے اُس پر اور اضافہ کرتا ہوں
اور جب میری رفاقت کوئی نادار دوست کرتا ہے تو میں اُسے توشہ
سے اس قدر قریب کرتا ہوں (یعنی اس قدر دیتا ہوں) کہ وہ سیر
ہو جائے اور
جب مجھ پر سختی آتی ہے تو میں اُسکی کشائش جانتا ہوں اور جب
بیوفائی میری طرف رخ کرتی ہے تو اُسے پھٹکنے بھی نہیں دیتا۔ اور
جب کوئی شخص میرے پاس کسی حادثہ سے نالاں آتا ہے تو
میں مثل شہاب درخشاں کے اسکی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ اور
اپنے ہمسایہ کو اپنی عیال میں شمار کرتا ہوں، کیونکہ اُس نے (اپنے
رہنے کے لیے) سارے مکانوں کو چھوڑ کر میرے مکان کی قربت
اختیار کی۔ اور
میں اپنے ہمسایہ کی حفاظت کا معہ اُسکے اہل و عیال کے پورے
فرض کے ساتھ ذمہ دار ہوا (ہوں) اور (میں نے) اپنی جانب
سے کبھی حیلہ نہیں کیا۔

صاحبان کینہ کو تحفہ سلام دے، کیونکہ تیرے اس تحفہ سے اُن کے
دلوں کو تسلی ہوگی۔ اور کبھی پاپوش (جیسی حقیر شے) کی بھی حفاظت کی
جاتی ہے (نہ کہ خود تیری جان و آبرو) پس

اگر وہ ناگواری سے کبھی تیرے سلام لینے سے روگردانی کریں تو تو انہیں تکلیم کے نفعہ سلام کر۔ اور اگر وہ تجھ سے کلام کرتے ہوئے رکیں تو وہ تو پوچھ۔

اگر کسی شخص کی بات تجھے بری معلوم ہوتی ہے اور کوئی شخص تیرے پیچھے تیری بدگوئی کرتا ہے تو تو سمجھ لے کہ وہ کچھ کہتا ہی نہیں۔

میں شباب سے جدائی کو دوست رکھتا ہوں اگرچہ بخوشی نہیں دکیونکہ میں جانتا ہوں کہ) اسکے بعد وصال کا زمانہ قریب ہے

میں ایام وصال کو اس لئے ناگوار خیال کرتا ہوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمام اشیاء زائل بزوال ہیں۔

اے بیٹے! جس وقت قوم ترک جوش میں آئے "تو اس وقت ولایت اور غلبۂ مہدیؑ کا انتظار کر! کہ وہ قایم بعدل ہوگا۔ اور بادشاہان۔ زمین غلبۂ آل ہاشم سے خوار ہوں گے اور ان بادشاہوں کی وہ شخص بیعت کرے گا جو بیہودہ ہوگا

وہ اطفال میں سے ایک طفل ہوگا (اور) اس کی رائے درست نہ سمجھی جائے گی۔ اور نہ کوئی اس کی عزت کرتا ہوگا (یعنی وہ کس مپرسی کی عالم میں ہوگا) پس

اس وقت وہ قایم حق کو برپا کرے گا جو تم میں سے ہوگا اور حق کے

ساتھ عمل کرے گا۔

وہ نبی کا ہم نام ہوگا۔ میری جان اُس پر فدا۔ پس اے بیٹے! اُس کو نہ چھوڑیو اور اُسکی طرف شتاب روی کیجیو۔

تم کو تین چیزوں کا پوشیدہ رکھنا لازم ہے: اپنی شجاعت (طاقت) اپنا علم اور اپنا مال۔ کیونکہ آدمی ان چیزوں کے دشمن ہیں، اور کوئی دشمن ان چیزوں کے زوال کے سوا راضی نہیں ہو سکتا۔

کتنے (ہی) خردمند، دانشور، دانا (اور) کامل العقل مفلس اور بے دسترس ہیں۔ اور کتنے جاہل ہیں جن کے یہاں مال (و دولت) کی افراط ہے۔ یہ اندازہ خداوند غالب و دانا کا ہے۔

زمانہ ایک عالم خواب و بیداری سے زیادہ نہیں یا (یہ سمجھنا چاہیئے کہ) ایک شب و روز ہے درمیان خواب و بیداری کے۔

ایک قوم زندہ ہوتی ہے اور ایک مرتی ہے، اور زمانہ حکم کرنیوالا ہے، جس پر ملامت کی کوئی وجہ نہیں۔

جب تجھے کوئی نعمت ملے تو اُس کی رعایت رکھ۔ گناہ کرنا نعمت کو

دور کرتا ہے۔ اور
خدا کا شکر کرکے نعمت کی حفاظت کر (کیونکہ ضرور) خدا سخت بدلا لینے والا ہے۔ اور
تو خواہ تونگر ہو یا تنگ دست مگر زندگی رنج ہی میں کٹے گی (اور افکار دنیا سے کسی کو مفر نہیں)۔

کمینوں کی دوستی سے پرہیز کر اور بندگوں اور بزرگ زادوں سے دوستی پیدا کر۔ اور
زمانہ پر ایک روز بھی اعتبار نہ کر کیونکہ زمانہ ظاہر ظہور تار رشتۂ سلک ہے اور
کسی قوم کی نیکی پر حسد نہ کر اور (اعمال حسنہ کے لحاظ سے) اُن میں مِلجا تاکہ تو بہشت میں جگہ پائے۔ اور
خداوند کریم پر اعتماد رکھ جو خداوند نعمت اور بڑے انعام دینے والا ہے۔ اور
علم کا جو یاں ہو اور علمی نکات پر بحث کر اور حرام و حلال میں فرق کر۔ اور
درشتی اور بیہودگی کے ساتھ بات نہ کر اور اس طرح بات کر کہ خداوند کریم کو (بھی) اپنے کلام سے راضی کر لے۔ اور
اگر دوست خیانت کرے تو تو اُس کی خیانت نہ کر اور ہمیشہ اپنی ذات کی حرمت اور حفاظت کرتا رہ۔ اور

کینہ کا بوجھ اپنے بھائیوں پر نہ ڈال اور گناہوں سے عداوت کر اور (خطائیں) بخش دے تاکہ تو بھی بخش دیا جائے۔

میں احسان کو دیکھتا ہوں کہ آزاد مرد کے نزدیک دین ہے اور غلاموں کے نزدیک عیب ـــ اور مذمت۔ (اور اُس کی مثال ایسی ہے) جیسے قطراتِ آب باراں سیپیوں میں موتی ہو جاتے ہیں اور دہانِ مار میں مہلک زہر۔

جب تو کسی کریم سے کوئی حاجت طلب کرے تو اُس سے تیری ملاقات اور سلام کرنا ہی کافی ہے۔
جب وہ تجھے سلام کرتا دیکھے گا تو تیری ضرورت کا اسی طرح) خیال کرے گا گویا اُس پر (تیری حاجت روائی) فرض ہے۔

راز کو کریم کے سوا کسی کے سپرد نہ کر ، کیونکہ بزرگ آدمیوں کے نزدیک راز (آخر) راز ہے۔ اور
میرے نزدیک راز اُس خانہ کے اندر ہے جس کا دروازہ بند کیا ہوا ہو اور نہ (صرف) جسکی کنجی گم ہوگئی ہے (بلکہ) دروازہ مہر زدہ ہے۔

جب تو صاحب اقتدار ہو تو ظلم ہرگز نہ کر (کیونکہ) ظلم کی کھیتی (انسان)

کو ندامت تک پہنچاتی ہے۔ پس

اے میرے فرزند! دعائے مظلوم سے پرہیز کرتا کہ تیر ہائے شبانگاہ تجھ تک تاریکی میں نہ پہونچیں۔

(رات کا وقت ایسا ہے کہ) تو سوتا ہے اور مظلوم بیدار ہے۔ وہ تجھ پر دعائے بد کرتا ہے اور خداوند کریم کی آنکھ (اپنے بندوں کا حال دیکھنے سے) بند نہیں ہوتی۔

اگر آدمی تجھ سے مذاق کریں تو تو اُن سے ہرگز مذاق نہ کر۔ میں نے کسی قوم کو (ایسا) نہیں دیکھا کہ اُس نے باہم مذاق کیا ہو اور وہ سلامت رہی ہو کیونکہ

جراحت جراحت زبان ہے! جیسے تو جانتا ہے، اور اکثر کہا گیا ہے کہ مذاق کے سبب سے کشت و خون تک نوبت پہنچتی ہے۔

تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر زمانہ کے ہاتھوں تجھ پر کوئی حادثہ پڑ جائے تو باوجود حادثہ کی سختی کے تجھ سے جدا نہ ہو۔ اور

وہ شخص تیرا بھائی نہیں ہے کہ اگر تیرے کام منتشر ہوں تو تجھ کو ہمیشہ اندوہگین اور لعنت ملامت کرے۔

جو شخص روتا ہے اسلام پر روئے! کیونکہ اسلام اور اُس کے

نشان ترک ہو گئے۔
تحقیق کہ اسلام جاتا رہا مگر بہت تھوڑے آدمیوں میں باقی رہا ہے جن کے لئے وہ لازم ہے۔

رات کو اپنی بی بی کے ساتھ نرمی اور ناز سے خلوت کر اور تجھے روا نہیں کہ اُسے غضبناک ہو کر ہاتھ لگائے۔

اے سید کریم کی بیٹی فاطمہؓ! (اور) اے اُس نبی کی بیٹی جو کبھی برائیوں کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔
تحقیق کہ اللہ ہمارے پاس اُس یتیم کو لایا ہے۔ جو شخص آج رحم کرتا ہے وہی رحیم ہے۔
وعدہ گاہ اُس کی جنت ہے جس میں آسائش ہے (اور) خداوند کریم نے نااہل پر حرام کیا ہے۔
جو بخیل نہیں وہ سلامتی سے زندگی بسر کرے گا اور بخیل کے لئے ہر طرف سے برائی ہے۔ اور
بخل اُس کو دوزخ میں ڈالے گا اور اُسکے پینے کے لئے پیپ اور دوزخ کا گرم پانی ہوگا۔
یہ خدا کی راہ مستقیم ہے۔

حضرت فاطمہؓ جواب دیتی ہیں :-

میں یتیم کو کھانا دیتی ہوں اور فقر کی پرواہ نہیں کرتی ، باوجودیکہ خداوند کریم نے میرے عیال پر بہت زیادہ بخشش کی ہے -

اُنہوں نے بھوک میں (دن بسر کیا اور) شام کی اور وہ میرے شیر بچے ہیں اُن میں سے چھوٹا اچانک قتل کیا جائے گا - قاتل کے لئے ناگواری کے ساتھ سختی ہے

عیش کے لئے غمگین نہ ہو - اس سے زیادہ اور کیا چاہئے کہ خداوند کریم کی جانب سے رزق عطا ہونا ضروری امر ہے -

تھوڑے پر قناعت کر اور بے پرواہ ہو - مرجا مگر لئیم سے عیش طلب نہ کر

جس شخص کی سرشت کریم ہے وہ آداب فاضلہ سے آراستہ اور خوبیوں سے متصف ہوگا - اور

جس شخص میں طمع کم ہوگی وہ دنیا میں امن سے رہے گا - اور

کوئی جوان یہ نہیں جانتا کہ اُس کو زندگی میں کس قسم کے حادثہ سے مقابلہ کرنا پڑیگا - پس

اگر تیرے ساتھ زمانہ جفا کرے تو تو صبر کر اور خداوند کریم کے ساتھ ستودہ مقاصد رہ اور

خواری میں نہ پڑ کہ در حقیقت خواری میں زندگی خواری سے کٹیگی - اور

اگر صاحبانِ کرم تجھے کوئی اچھی چیز دیں تو شکر گزاری کے ساتھ اُنکی تعریف کر۔

صبر اُس چیز کی کنجی ہے جس کے لئے انسان اُمیدوار ہو اور ساری نیکیاں اُسی سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس

اگرچہ صبر کا زمانہ بڑا ہو تو بھی صبر کر۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ (صبر سے) شوخ گھوڑے (بھی) رام ہو جاتے ہیں۔ اور

اکثر نا اُمیدی کی حالت میں بھی صبر کرنے سے انسان اپنے مقصد کو پہنچ جاتا ہے۔

جب آفاتِ زمانہ نازل ہوں تو تو اُن سے گھبرا نہ جا۔ کیونکہ آفاتِ دنیا ہمیشہ پیدا ہونیوالے ہیں۔

اکثر نعمتوں پر تو نے خداوند کریم کا شکر ادا نہیں کیا ورنہ دشواریوں کے وقت وہ تیرے لئے مفید ہوتا

کام میں آسانی پیدا کر تاکہ تیری زندگی راحت سے گزرے۔ بہت کم ایسے کام ہیں جنہیں تو آسان کرنا چاہے اور آسان نہوں۔

(اگرچہ) انسان کے سب کام سہل نہیں ہیں مگر یہی نا کہ وہ آسان اور دشوار دونوں قسم کے ہیں۔

تو رنج کے گھر میں آسائش طلب کرتا ہے (حالانکہ) وہ محروم ہے جو موہوم شے کا "متلاشی" ہو۔

جب تیرے اقبال کی ہوا چلے تو تو اُسے غنیمت جان؛ کیونکہ ہوا کے ہر جھونکے کا انجام سکون ہے۔
ایسے وقت نیکی کرنے میں غفلت نہ کر؛ کیونکہ تجھے معلوم نہیں کہ ہوا کب تھمے گی

زمانہ مجھ سے پھر گیا" اور وہ نہیں جانتا کہ آخر میں" میں ہی غالب ہونگا" کیونکہ (مجھے معلوم ہے کہ) خطرات اور کام آسان ہو جاتے ہیں۔ بس دن (اس لئے) گزرتا ہے کہ مجھے بڑا کام دکھلا دے کہ کیونکر ہوتا ہے" اور میں شب گزاری کرتا ہوں تاکہ اُسے یہ دکھاؤں کہ صبر کیونکر ہوتا ہے۔

زمانہ نے مجھے ادب دیا اور نا اُمیدی نے بے نیاز کیا" اور قوت نے قناعت دی اور صبر نے پرورش کیا۔ اور تجربہ نے مجھے زمانہ سے مضبوط کیا؛ یہانتک کہ میں نے اُس شخص کو باز رکھا جو مجھے باز رکھتا تھا۔

مخلوق کے لئے طمع میں فروتنی نہ کر؛ کیونکہ درحقیقت یہ بات تیرے

دین میں حقارت ہے - اور
(ہر چیز) خداوند کریم سے طلب کر جو اُس کے خزانوں میں ہے -
پس تمام باتیں امر "کن" میں موجود ہیں -
تحقیق کہ جس شخص سے تو امیدوار اور آرزو رکھتا ہے وہ خلق خدا
سے ایک مسکین پسر مسکین ہے -
دنیا اور دین میں بخشش کیا خوب ہے - اور اُس میں بخل بدتر ہے -
دین اور دنیا کیا خوب ہیں جب دونوں جمع ہوں - خدا اُس شخص کو
برکت دے جو دنیا میں بغیر دین کے ہو -
اگر یہ ممکن ہوتا کہ عقل سے عقلمندوں کی تونگری زیادہ ہوتی تو ہر دانشمند
قارون ہوتا - ولیکن
خدائے عالم کی جانب سے روزی ترازو میں ہے جو دانشمند اور
نادان دونوں کو دیتا ہے -

جو بات نہیں ہونی ہوتی وہ چارہ گری سے بھی نہیں ہوتی اور جو
ہونیوالی ہے جلد ہو جاتی ہے - اور
قریب ہے کہ جو بات ہونیوالی ہے اپنے وقت پر ہو اور جاہل رنجیدہ
اور اندوہگین ہے -
مرد قوی کوشش کرتا ہے مگر اپنی کوشش سے بہرہ مندی کو نہیں
پہونچتا اور

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سست اور ناکارہ آدمی بہرہ مند ہوتا ہے۔

جب انسان اُس چیز سے راضی نہیں ہوتا جو اُسکے امکان میں ہے
تو اُس کے موجودہ آرام سے آراستہ تر نہیں مل سکتا۔ اور
(جب) تعجب کے ساتھ تکبر میں ڈالا جاتا ہے تو اُسے وہ برداشت کرنا
پڑتا ہے اور اُس کے تکبر کے باعث دور زمانہ اُسے چکر دیتا ہے۔
اور اسے وہ (بعض اوقات) اچھا جانتا ہے۔ پس (تو)
اُسے چھوڑ دے یہ بڑی بات ہے۔ ممکن ہے کہ کسی دن گھڑی
بھر کے لئے تو ہنس لے اور سال بھر تک روتا رہے۔

اپنے نفس کی حیا کی پرورش اور حفاظت کر اور دنیا سے پرہیز کر اور
اُس سے بے خطر نہو۔
دنیا میں تو اس لئے آیا ہے کہ موت کا استقبال کرے اور یہاں تو
اس لئے لایا گیا ہے کہ یہاں سے نکال دیا جائے۔
قریب ہے کہ تیرا ذکر تیرے بعد باقی رہے، پس دیکھ کہ تجھے کیا بات عزیز
ہے

دنیا اہل دنیا پر صبح و شام دو بار منقلب ہوتی ہے۔ پس
اسکی صبح جمع کرنے کے لئے ہے اور شام پراگندگی کے لئے۔

اے شخص! یہ وہ زمانہ ہے کہ بھائی بھائیوں کے حکم میں نہیں ہیں۔
اُس کے تمام بھائی ظالم ہیں۔ اُن کی دو زبانیں ہیں اور دو مُنہ۔
تجھ سے (انظاہر) خوش روی سے ملتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں درد و بغض پوشیدہ ہے۔ یہانتک کہ
جب تو اُن کی نظر سے غائب ہوتا ہے تو تجھ پر دروغ اور تہمت کے تیر برساتے ہیں۔
یہ وہ زمانہ ہے کہ اُس کے اہل ایسے ہی ہیں۔ دو آدمی (بھی) تجھے دوست نہیں رکھتے۔
اے شخص! تو اپنے زمانہ میں تنہا ہو جا اور کسی آدمی سے اُنس نکر

عورتوں کے معاملہ میں کسی بھائی کو اپنے بھائی سے بھی بے خطر نہونا چاہیئے! کیونکہ آدمیوں میں عورتوں پر کوئی امین نہیں۔
ہر شخص جو پارسا ہو اور پارسائی کی کوشش کرے (ممکن ہے کہ) اُس کی نگاہ خیانت کر جائے۔ اور
جس شخص پر تجھے اعتبار ہو اُس سے قبر زیادہ وفادار ہے۔ کیونکہ عورتوں کی عصمت کی حفاظت کے لئے قبر ہی خوب امن کی جگہ ہے۔

جب تک عورت تجھ سے وفا کرے تو اُس سے فائدہ اُٹھا اور جب تجھ سے جدا ہو تو اس کی جدائی کا غم نہ کر

اے قوم! فضول سفر نہ کر کیونکہ مسافر جہاں کہیں جاتا ہے مسافر ہی رہتا ہے۔

نجومی میرے پاس آکر مجھے ستاروں کی گردش اور جو کچھ اُنکے شر سے ہونیوالا ہے اُس سے ڈراتا ہے اور میں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ اسلئے اُنکے شر سے محفوظ ہوں

ہم وہ ہیں کہ جب کمینے فرش عزت پر بیٹھتے ہیں تو ہم اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

خوفِ جواب سے بزرگ صفت انسان اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔

اُن باتوں سے جو غصہ میں لانیوالی ہیں میں گراں گوش رہتا ہوں اور بردباری اس لئے کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے مانوس ہے اور تحقیق کہ میں بدگوئی کو اس لئے ترک کرتا ہوں کہ اُس بات کا جواب نہ پاؤں جو مجھے ناگوار ہے۔

وہ مرد بزرگ نہیں ہوسکتا جو مرتبہ کو پہنچے یا مالدار ہو جائے تو اپنی بزرگی پر فخر کرے

اگر آزاد مرد بادشاہ کی طرف سے فضل مال یا جاہ کو پہنچتا ہے تو اپنے

بھائیوں کی عزت زیادہ کرتا ہے۔

تحقیق کہ بزرگیاں اخلاق پاکیزہ (سے حاصل ہوتی ہیں) پس دین اول اخلاق اور عقل خلق دوم ہے۔ اور علم اُس کا تیسرا اور عمل اُس کا چوتھا ہے، اور جود اُس کا پانچواں اور فضل اُسکا چھٹا ہے۔ اور احسان اُس کا ساتواں اور صبر اُس کا آٹھواں ہے، اور شکر اُسکا نواں اور بقیہ دسواں آدمیوں کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ اور نفس جانتا ہے کہ جب میں نفس کا گناہ کروں تو راستباز نہیں ہوں اور نہ راہ راست پانے والا۔

نفس انسان اُس سے بے صبری کرتا ہے تاکہ محتاج ہو جائے حالانکہ محتاجی اُس تونگری سے بہتر ہے جو انسان کو گمراہ کرے۔ اور نفس کی بے نیازی ہی روزی کے لئے کافی ہے، اور اُس سے انحراف کرے تو دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی اُسکے لئے کافی نہیں ہو سکتا

نفس کو قناعت کی طرف مائل کر ورنہ وہ تجھ سے اُس سے زیادہ مانگے گا جو تجھے کفایت کرے۔

اگر تو چاہتا ہے کہ خیریت سے زندگی بسر کرے تو دنیا پر نہ رشک کر نہ بخل اور نہ حرص۔

جب آدمیوں کے ہاتھ سے تیری پیاس نہ بجھے تو سیرابی کیلئے تجھے قناعت کافی ہوگی۔ پس
تو اُس آدمی کی مثل ہو جسکا پاؤں (تو) خاک پر ہو اور ہمت کا سر بالائے پرویں ہو
.... تحقیق کہ
آبروریزی سے آبحیات کا بہانا زیادہ آسان ہے۔

بندگان خدا پر عتاب نہ کر۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ خداوند کریم تیری روزی کی اجازت دے اور وہ تیرے پاس نہ آئے۔
اپنے وقت پر قضا و قدر ہو گذری۔ اب وہ تیرے پاس گویا بہتر وقت میں آئیگی۔ یا تو خود اُس کے پاس پہنچے۔ پس
اپنے خداوند کریم پر اعتماد رکھ۔ کیونکہ حقیقتاً وہ اپنے بندہ پر اُس سے زیادہ مہربان ہے جتنا ایک باپ اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔ اور
اپنی بے نیازی ظاہر کر اور اپنے فقر کو یہاں تک نگاہ رکھ کہ وہ تیرے پیٹ کو لاغر و نزار کر دے اور تو اُسے ظاہر نہ کرے۔ اور
آزاد مرد کے اندام کو ناکامی لاغر کرتی ہے مگر وہ اُسے دل ہی میں چھپائے رکھتا ہے۔

نفس دنیا پر روتا ہے، حالانکہ وہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ
حقیقت میں دنیا کی سلامتی اُن چیزوں کے ترک کرنے سے حاصل
ہوتی ہے جو اُس میں ہیں۔
مرد کے لئے موت کے بعد کوئی گھر نہیں ہے جہاں وہ ٹھیرے مگر
وہی جیسے موت سے پہلے اُس نے بنالیا ہو۔ پس
اگر نیکیوں سے بنایا تو اُس میں قیام کرنا بھی اچھا ہے اور اگر بدی
سے بنایا تو اُس کا مقیم سب بے بہرہ ہوگا۔
وہ سب بادشاہ کہاں ہیں جو اپنی موت کے وقت تک (خلق خدا پر)
مسلط تھے۔
ہر نفس کے لئے اگرچہ وہ پُرخوف ہی کیوں نہ ہو موت کی اُمید ہے،
اور یہ اُمید اُسے قوی دل رکھتی ہے۔ پس
مرد امید کو کشادہ کرتا ہے اور زمانہ اُس کو تنگ کرتا ہے، اور نفس
امید کو پراگندہ کرتا ہے اور موت اُس کو لپیٹتی ہے۔
ہم اپنے مال ورثا کے لئے جمع کرتے ہیں اور اپنے مکانات دستبرد
زمانہ کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔
(دنیا میں) بہت سے شہر آباد ہو کر ویران ہو گئے اور وہاں کے رہنے
والوں کو موت آگئی۔

کاش! موت کے بعد ہم یوں ہی چھوڑ دیئے جاتے تا کہ موت ہر زندہ

کے لئے موجب آسائش ہوتی۔ لیکن
جب ہم مریں گے تو اُٹھائے جائیں گے اور اُس کے بعد ہر شے سے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔

جب نفس کے لئے میرا سینہ تنگ ہو تو اُس میں کشادگیاں ہیں
میں نے اپنے ہاتھ سے زمین کھودی اور اُس کے لئے اپنا بھید ظاہر کیا۔ پس
جس وقت زمین اُگائے تو یہ کھیتی اُسی کی ہے جو بوتا ہے۔

زمانہ پر دونوں حالتوں میں تعجب ہے اور اس بلا پر (بھی) جس میں زمانہ کے ہاتھوں سپرد کیا گیا ہوں۔
میں زمانہ کے ہاتھوں بہت دنوں تک رویا مگر جب زمانہ سے غیر ہوا تو (اب) زمانہ پر روتا ہوں۔
اے نفس! اُٹھ کہ تمام مخلوق اُٹھ بیٹھی۔ اگرچہ آدمی سوتے ہیں مگر خداوند عرش بیدار ہے۔ اور
اے آنکھ! مجھ سے نیند کو دور کر اکہ صبح کو رات (بخیر) گزرنے پر قوم خداوند کریم کی حمد کرتی ہے۔

جس شخص کی اصل خلقت اچھی نہو اُس کے مونھہ سے کلام

پاکیزہ نہ نکلے گا۔
ہر شخص کی اصل مخفی ہوتی ہے لیکن وہ اپنے کردار اور اپنی ادا سے
پہچانا جاتا ہے۔

+

ولادت کے وقت بچہ کی مٹھی بند رہنے سے غرض یہ ہے کہ حرص ہر زندہ
میں ہے۔ اور
موت کے وقت ہاتھ کھلے ہونے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آگاہ ہو اور دیکھ انہیں خالی
ہاتھ پھیلا۔

+

جنگ میں تو میرا مقابل ہرگز نہ پائے گا، اور مجھے اپنی طفلی سے روشناسی
کے وقت تک اسلام میں سبقت ہے۔

+

خداوند کریم کی پوشیدہ مہربانیاں بہت ہیں، جن کی پوشیدگی فہم
دانشمند سے (بھی) باریک ہے۔ اور
اکثر راحت سے ہے جو رنج کے بعد آتی ہے۔ اور اندوہ دل اندوگین
کو کشادہ کرتا ہے۔
اکثر باتیں ایسی ہیں جو صبح کو تجھے اندوگین کرتی ہیں مگر شام تک
تجھے مسرت (بھی) حاصل ہو جاتی ہے۔
جب کبھی تو تنگ حال ہو تو خداوند کریم پر بھروسہ کر۔ اور نبی (صلعم)
کا وسیلہ کر، کیونکہ حبیب نبی (صلعم) کے ساتھ وسیلہ کیا جاتا ہے
تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اور

جب کوئی مشکل پیش آئے تو خوف نہ کر ۔ کیونکہ خداوند کریم کی پوشیدہ
مہربانیاں بہت ہیں ۔ اور
(تیرا جی چاہے تو) میرے (یعنی حضرت علیؑ کے) اور نور روشن
(حضرت) فاطمہ کے ساتھ وسیلہ کر ۔ اور
حضور سرورِ کائنات کی آلِ پاک کے ساتھ وسیلہ کر جو خلاصۂ
خاندانِ رسالت اور اولادِ وصی ہیں ۔

جو کچھ ہوگا اُس پر قضا و قدر کا قانون جاری ہو گیا ہیں حرکت و
سکون مقرر ہو گئی ۔
تیرا جینا ہے اگر تو رزق کے لئے کوشش کرے ۔ کیونکہ نہیں
اپنی جگہ میں رزق پاتا ہے ۔

عاقل کو حنا ہی نہیں ۔ بے مروت کو دین نہیں ۔ اور
جھوٹے کو بزرگی نہیں اور نہ حاسد کو راحت ہے ۔
قانع کو غم نہیں اور فاسق کو حرمت نہیں
عورت بے بیکلئے وفا نہیں اور نہ بدگوئی بدکار کو کچھ کام دیتی ہے ۔
جس کو امان نہیں اُس کو ایمان نہیں اور نہ بزرگی اُس کے لئے ہے
جس کو بے نیازی نہیں ۔

یقین جان کہ تجھے وہی ملیگا جو تیرے مقدر میں ہے۔ سخن چین پل بھر میں مہینوں کے فتنہ کا کام کرتا ہے۔

عمر میں صدقے زیادہ ہوتے ہیں۔ جس طرح تو روزی کو ڈھونڈھتا ہے، وہ بھی تجھے ڈھونڈتی ہے۔

جب مقام خوف پر پہنچتا ہے تو (خدا سے) ڈرنے والا امن پاتا ہے صابر کے کام مراد کو پہنچتے ہیں۔

انسان سچائی سے عزت حاصل کرتا ہے۔ احسان کرنے سے لکھا ہوا مٹ جاتا ہے۔

قلب کی ناامیدی نفس کے لئے راحت ہے۔ آدمی نیک بختوں کی صحبت میں بیٹھ کر نیک بخت ہوتا ہے۔

نیزے کے زخم بھر آتے ہیں مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا۔
(باپ دادا سے بزرگی نہیں ملتی بلکہ بزرگی کوشش سے ملتی ہے بغیر بزرگی کے کوئی دادا داد نہیں (ہو سکتا))

جس چیز کی تجھے تلاش ہے وہ محنت کے موافق ملتی ہے۔
جس شخص نے رات قیام (و قعود) میں بسر کی ہمیشہ فائدہ مند رہا جوانی کے دن غنیمت جان۔ ہوشیار رہ کہ ہمیشہ جوانی نہیں رہتی۔

بزرگی کوشش کے موافق ملتی ہے جس شخص نے بزرگی طلب
کی وہ راتوں کو جاگا ہے۔
جسے عزت کی تلاش ہے اور رات کو سوتا ہے! جو شخص موتیوں
کی تلاش کرتا ہے وہ غوطہ لگاتا ہے۔ اور
جس شخص نے بغیر مشقت کے رفعت طلب کی اُس نے (گویا)
طلب محال کے عمر ضائع کی۔

اے نفس کسل اور سستی کو چھوڑ ورنہ ذلت میں پڑا رہیں
[illegible] لذت نہیں دیکھنا۔ ان کے لئے یہی ہے
کہ ان سے ناامید اور نادم ہوں۔

بقلم حمید اکبرآبادی

گزارش

خدا کے فضل و کرم سے یہ مطبع اڑتالیس (۴۸) برس سے جاری ہے اس میں عربی - فارسی - اُردو - ہندی ہر قسم کی کتابت نہایت صحت اور عمدہ صفائی اور ہر قسم کی خوبی سے چھپ سکتی ہے تصفیہ چھپائی بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے -

نہایت بیش بہا کتابیں اور قرآنمجید مطبع میں فروخت کیلئے موجود ہیں جنکی فہرست درخواست کرنے پر بھیجی جائیگی - اور ہر قسم کا مال شرائط مقررہ کے موافق ہماری معرفت قیمت آنے پر یا ویلیو پی ایبل کے ذریعہ سے روانہ ہو سکتا ہے - کسی خاص معاملہ کے اطمینان کو ہزاروں روپیہ کی گارنٹی دیجا سکتی ہے -

خواجہ صدیق حسین منیجر مطبع آگرہ اخبار - آگرہ